جناب محمد ظہیر الدین بھٹی

مصر کے مرد آہن صدر ڈاکٹر محمد مرسی کا تعارف

ولادت و تعلیم: ایک طویل مگر جان گسل اسلامی و عوامی جدوجہد کے بعد مصر کے منتخب ہونے والے پہلے صدر کا مکمل نام محمد مرسی عیسیٰ العیاط ہے، مگر محمد مرسی کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔آپ 20 اگست 1951ء کو مشرقیہ کمشنری کے مرکز ممیا کے گاؤں العدوہ میں ایک عام سے خاندان میں پیدا ہوئے۔والد کسان تھے۔آپ والدین کے سب سے بڑے بیٹے ہیں، (والدین اب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں) تین بھائی اور دو بہنیں ہیں۔اپنے علاقے میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد دار الحکومت قاہرہ گئے۔

آپ نے قاہرہ یونیورسٹی سے 1975ء میں بی ایس سی انجینئرنگ اور پھر یہیں سے 1978ء میں ایم ایس سی انجینئرنگ کیا۔آپ کی تعلیمی قابلیت کے پیش نظر جنوبی کیلی فورنیا کی یونیورسٹی سے پروفیسر کروجر نے تعلیمی وظیفہ کی پیش کش کی۔چنانچہ محمد مرسی نے 1982ء میں یہاں سے ڈاکٹریٹ کیا۔آپ کے تحقیقی مقالہ کا عنوان تھا:

High tempreraturе Electrical Conductivity and Defect structure of donor-depal A123

ملازمت: آپ نے جامعہ قاہرہ کے انجینئرنگ کالج میں تدریس کی۔یاد رہے کہ آپ نے 1975ء کے مابین ایک سال کے لئے مصری فوج میں بھی خدمات سرانجام دیں۔آپ یونیورسٹی آف سدرن کیلیفورنیا میں معاون استاد رہے، پھر 1982ء اور 1985ء کے مابین امریکہ کی کیلیفورنیا یونیورسٹی نارتھ رج میں اسسٹنٹ پروفیسر رہے۔ آپ 1995ء سے 2010ء تک الزقازیق یونیورسٹی کے انجینئرنگ کالج میں پروفیسر اور صدر شعبہ رہے۔آپ نے پہلے لاس اینجلس اور پھر طرابلس (لیبیا) کی الفاتح یونیورسٹی میں تدریس کی۔آپ کے بیسیوں علمی و تحقیقی مقالہ جات ''معدنیات کی سطحوں سے عہدہ برآ ہونے'' کے موضوع پر چھپ چکے ہیں۔

شادی اور اولاد: 30 نومبر 1978ء کو آپ کی شادی محترمہ نجلا علی محمود سے ہوئی۔آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔آپ کے سب سے بڑے بیٹے احمد مرسی گزشتہ دو برسوں سے سعودیہ میں بطور ڈاکٹر کام کر رہے ہیں آپ کی صاحبزادی شیما نے B.Sc کیا ہے، وہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن فہمی کی اہلیہ ہیں۔عمر کامرس کالج کے آخری سال میں ہیں، جب کہ چوتھے اور آخری صاحبزادے عبداللہ ایف۔اے کے طالب علم ہیں۔

سیاسی جدوجہد: محمد مرسی اخوان المسلمون سے فکری و نظریاتی طور پر 1977ء میں، جب کہ تنظیمی لحاظ سے

1979ء کے اواخر میں وابستہ ہوئے۔آپ نے اخوان کے سیاسی شعبے میں بطور کارکن 1992ء سے کام کرنا شروع کیا۔آپ 1995ء کے پارلیمنٹ کے انتخابات میں امیدوار بنے ۔2000ء کے الیکشن میں آزاد امیدوار تھے اور کامیاب ہوئے کیونکہ صدر حسنی مبارک نے اخوان کو الیکشن میں بطور جماعت حصہ لینے سے روک دیا تھا۔آپ نے اخوان المسلمون کے پارلیمانی گروپ کے سرکاری ترجمان کے فرائض بھی سرانجام دیئے ۔2005ء کے قومی اسمبلی کے الیکشن میں بڑی تعداد میں ووٹ حاصل کئے اور اپنے قریبی حریف سے بہت زیادہ ووٹ لیے ،حکومت وقت نے دھاندلی یوں کی کہ ازسرنوگنتی کروانے کے بہانے ،آپ کے مدمقابل کو کامیاب قرار دیا۔

آپ کو صہیونیوں کے خلاف مزاحمت کی کمیٹی ''شرقیہ گورنوریٹ'' کا رکن چنا گیا۔آپ کو جماعتوں ،سیاسی قوتوں اور کارکنوں کی تنظیموں کی بین الاقوامی کانفرنس کا رکن بھی منتخب کیا گیا۔آپ ''صہیونی منصوب کی مزاحمتی کمیٹی'' کے بانی رکن بھی ہیں ۔2009ء میں ڈاکٹر عزیز صدقی کے ساتھ مل کر آپ نے ''قومی محاذ برائے تبدیلی'' کی بنیاد رکھی۔ 2010ء میں ڈاکٹر محمد البرادعی کی معیت میں ''قومی جمعیت برائے تبدیلی'' قائم کی۔آپ نے ''جمہوری اتحاد برائے مصر'' کے قیام میں بھی شرکت کی۔یاد رہے کہ 2011ء میں اس محاذ میں 40 سیاسی جماعتیں اور تنظیمیں شامل تھیں۔اخوان کی مجلس شوریٰ نے 30 اپریل 2011ء کو آپ کو فریڈم اینڈ جسٹس پارٹی (FJP) کا صدر منتخب کیا۔یہ نئی پارٹی اخوان نے الیکشن کی خاطر قائم کی تھی۔عصام العریان اس کے نائب اور محمد سعد الکتاتنی جنرل سیکرٹری ہیں۔

مصائب اور قید و بند: آپ کو حریت و آزادی اور جمہوریت کی خاطر کئی بار جیلوں میں جانا پڑا۔18 مئی 2006ء کی صبح قاہرہ کی عدالت کے سامنے گرفتار ہوئے اور سات ماہ تک جیل میں رہے۔آپ پر قومی مظاہروں میں شریک ہونے کا الزام تھا۔آپ کے ساتھ اخوان کے 500 افراد بھی تھے۔10 دسمبر 2006ء کو رہائی عمل میں آئی۔

28 جنوری 2011ء یعنی ''جمعۃ الغضب'' کی صبح آپ کو گرفتار کر کے وادی النطرون جیل میں رکھا گیا۔ایسا 25 جنوری کے انقلابی عمل کے دوران ہوا۔آپکے ساتھ ضلعوں اور کمشنریوں کے سطح کے افراد و قائدین بھی گرفتار ہوئے۔ حکومت انہیں نماز جمعہ میں شامل ہونے سے باز رکھنا چاہتی تھی۔30 جنوری کو عوام نے ان قیدیوں کو جیل سے رہا کیا۔ کیونکہ انقلاب کے دوران جیل پولیس مفرور ہوگئی تھی۔محترمہ محمد مرسی نے اس موقع پر اپنی کوٹھری سے باہر نکلنے سے انکار کر دیا۔آپ نے فوراً متعدد ذرائع ابلاغ سے رابطہ کیا اور عدلیہ سے درخواست کی کہ انہیں جیل میں باہر کہیں اور، منتقل کیا جائے ،گرفتاری کے اسباب بتائے جائیں اور قانونی پوزیشن واضح کی جائے ،اس کے بعد ہی وہ جیل سے باہر نکلیں گے۔

انقلاب کے دوران محمد مرسی کے تین بیٹوں کو صدمات پہنچے ۔2 فروری 2012ء بروز بدھ سیکورٹی فورسز کے 300 جوانوں نے آپ کے صاحبزادے عبداللہ کا گھیراؤ کیا' وہ اس وقت مسجد میں تھے'ان لوگوں نے تاوان کا مطالبہ کیا'ان کے بھائی اسامہ نے زرتاوان کا بندوبست کیا۔چونکہ گاڑیاں نہیں مل رہی تھیں'اس لئے وہ زرتاوان لئے پیدل

ہی چل پڑے۔ سیکورٹی والوں نے روک کر گرفتار کرلیا اور الزقازیق کے سیکورٹی کیمپ میں ایک درخت کے ساتھ 35 گھنٹوں کے لئے باندھ دیا اور ظلم وستم کا ہر حربہ آزمایا' پٹائی کی' ہڈیاں توڑ ڈالیں' لباس تار تار کردیا' زرتاوان چرالیا' دیگر رقوم اور شناختی کارڈ چھین لیا۔

محمد مرسی کے ایک اور صاحبزادے عمر اس روز ایک مظاہرے میں شریک تھے' سیکورٹی فورسز نے انہیں جلوس سے گرفتار کر کے گھسیٹا' وہ گر پڑے تو ان پر ڈنڈوں کی بارش کی' سر پر ڈنڈے مارے' وہ دو ہفتے تک بستر پر رہے۔

صدارتی انتخابات کے لئے تقرری: FJP نے مصر کے 2012ء کے صدارتی الیکشن کیلئے خیرت الشاطر کو اپنا امیدوار مقرر کیا' تاہم احتیاطاً 7 اپریل 2012ء کو محمد مرسی کو بھی اپنا صدارتی امیدوار متعین کردیا۔ یہ ایک احتیاطی تدبیر تھی تاکہ اگر حکومت قانونی موشگافیوں کا سہارا لے کر محترم الشاطر کو نااہل قرار دے تو مرسی FJP کے امیدوار ہوں۔

صدارتی الیکشن کمیٹی نے نہ صرف محترم الشاطر بلکہ نو اور امیدواروں کو 14 اپریل کو نااہل قرار دیا' اس وقت اخوان المسلمون اور FJP نے محمد مرسی کو اپنا نمائندہ برائے صدارتی امیدوار قرار دیا۔ مذکورہ کمیٹی نے پارٹی کے امیدوار کے طور پر ان کے کاغذات منظور کر لئے۔ چنانچہ محمد مرسی اور ان کے حریف احمد شفیق' سابق صدر حسنی مبارک کے آخری وزیر اعظم نے پہلا مرحلہ عبور کرلیا۔ دوسرے مرحلے کا آغاز خاصی تاخیر سے ہوا۔ سب سے پہلے محمد مرسی نے اپنی کامیابی کا اعلان کیا۔ اس کے جواب میں احمد شفیق نے بھی پریس کانفرنس میں اپنی کامیابی کا اعلان کردیا جس سے مصر کی سیاسی فضا سخت مکدر ہوئی۔

29 جون 2012ء بروز اتوار مصری صدارتی انتخابات کی کمیٹی نے دوسرے مرحلے میں محمد مرسی کو کامیاب قرار دیا انہوں نے کل ووٹوں کا 51.93 فیصد حاصل کیا' جبکہ ان کے مدمقابل احمد شفیق نے 48.3 فیصد ووٹ حاصل کئے' اپنی کامیابی کے اعلان کے چند ہی گھنٹوں بعد مرسی نے FJP کی صدارت اور جماعت الاخوان کے مکتب الارشاد کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا۔

منصب صدارت پر فائز ہونا: 30 جون 2012ء کو محمد مرسی نے جمہوریہ عربیہ مصر کے پانچویں صدر کا باقاعدہ طور پر عہدہ سنبھالا۔ آپ نے اعلیٰ دستوری عدالت قاہرہ کے سامنے حلف اٹھایا۔ پھر صدارتی کارواں نے قاہرہ یونیورسٹی کا رخ کیا' وہاں پر آپ نے مملکتِ مصر کی اعلیٰ قیادت' عوامی شخصیات' مختلف ممالک کے سفیروں وغیرہ سے سرکاری طور پر ملاقات کی اور خطاب کیا۔ پھر آپ نے ہائیکسٹیپ علاقہ کا رخ کیا اور مسلح افواج کے دستے کی سلامی لی۔ فوج کے سپہ سالار اعلیٰ جنرل محمد حسین طنطاوی اور انکے نائب سامی عنان' مسلح افواج کی اعلیٰ قیادت اور سرکاری افسروں سے ملاقات کی۔ یاد رہے کہ حسنی مبارک کو 11 فروری 2011ء کو منصب صدارت سے سبکدوش ہونے پر مجبور کردیا گیا تھا۔

عزائم: جامعہ قاہرہ میں اپنی تقریر میں نئے صدر نے مسلح افواج سے بیرکوں میں چلے جانے کا کہا۔ آپ نے منتخب

اداروں کو از سر نو بحال کرنے کا اعلان کیا' آپ نے مصر کا نیا آئین تیار کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ جس میں شہریوں کے حقوق کا تحفظ ہوگا اور اسلامی قوانین کے اجراء کی یقین دہانی کرائی گئی ہوگی۔ آپ نے فوجی سربراہ طنطاوی کی طرف سے 2011ء میں منتخب ہونے والی عوامی پارلیمنٹ کو کالعدم قرار دینے کے فیصلے کی مذمت کی اور اسے بحال کرنے کے احکام صادر کیے۔ یاد رہے کہ اس پارلیمنٹ کے ممبران کی اکثریت کا تعلق مرسی کی FJP اور دیگر اسلامی گروپوں سے ہے۔

سعودی عرب کے دورے کے موقع پر (11 جولائی 2012ء) آپ نے عرب ممالک سے خوشگوار تعلقات قائم کرنے کا عندیہ دیا۔ 14 جولائی 2012ء امریکی سیکرٹری آف اسٹیٹ ہلری کلنٹن نے صدر مرسی سے ملاقات کی۔ امریکہ نے مصر کے ذمے اپنا ایک بلین ڈالر سے زائد قرضہ معاف کرنے کا بھی اعلان کیا۔ 15، 16 جولائی کو آپ نے عدلیس ابابا میں افریقی یونین کی سربراہی کانفرنس میں شرکت کی۔ 17 سال کے بعد کسی مصری صدر کا ایتھوپیا کا یہ پہلا دورہ تھا۔ 30 جون 2012ء کا دن اس لحاظ سے اہم ہے کہ فیلڈ مارشل طنطاوی اور فوف کے سپہ سالاروں نے تاریخ مصر میں پہلی مرتبہ کسی ''سول'' شخص کو فوجی سیلوٹ کیا۔ اس موقع پر نو منتخب صدر نے ناموسِ وطن کی حفاظت کرنے اور مصر کی مسلح افواج کا احترام از سر نو بحال کرنے کا اعلان کیا۔ (بشکریہ فرائیڈے اسپیشل ۱۷ تا ۲۳ اگست ۲۰۱۲)

(بقیہ صفحہ ۶۰ سے)

اُردو ادب کی ترویج میں ماہنامہ ''الحق'' کی خدمات

خاکہ نگاری کے حوالے سے بھی ماہنامہ ''الحق'' کی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔ ''الحق'' کی تحریروں سے فن خاکہ نگاری کی رموز سے بخوبی اور مکمل آشنائی کا سامان میسر آتا ہے۔ شاعری کے حوالے سے ماہنامہ ''الحق'' کی خدمات روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ حمد' نعت' مرثیہ' قصیدہ' آزاد نظم اور غزل گوئی جیسی اصناف پر اپنا پورز ور قلم صرف کیا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ ماہنامہ ''الحق'' نے اردو ادب کی ترویج میں ایک بے مثال کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ماہنامہ ''الحق'' کی شاعری میں اگرچہ موضوعات کی تنوع' سنہرے مستقبل کی نوید' زندگی کے حقائق کی تلخیاں اور صداقتیں اور فطرت کا حسن نظر آتا ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ انسانیت کا دُکھ' بہتر دنوں کی نوید' جدوجہد اور محبت کی وارفتگی بھی اس کے ہاں موجود ہے۔ اس کی شاعری کو نیچرل شاعری کہا جاسکتا ہے۔ جو اپنی زبان و بیان اور جذبات و خیالات کے اعتبار سے اپنے اندر ایک مانوسیت رکھتی ہے۔ ''الحق'' کی شاعری میں جن الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے وہ عام بول چال کے قریب ہیں اور جن خیالات و جذبات کا اظہار کیا گیا ہے اس کی تصدیق بھی عام بول چال میں ممکن ہے۔ ماہنامہ ''الحق'' میں اُردو شاعری کی ایک آواز ابراہیم فانی کی صورت میں اُبھری۔ اور اپنے لہجے کی سچائی سے اس نے پڑھنے والوں کو متاثر کیا۔

یوں اردو ادب کی ترویج میں ماہنامہ ''الحق'' کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا اور بلاشبہ یہ اردو ادب کی ترقی میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔